# سورة المؤمن

Chapter 40

One who sets the standard of fear free peace (Allah)

آیات 85

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ )!

حٰمٓ ﴿١﴾

1- ح یعنی حلیم یعنی اللہ وہ جو معاملات کی باریکیوں کے مطابق خطا کاروں کو سنورنے کے لئے مہلت فراہم کرنے والا ہے۔ م یعنی حکیم یعنی اللہ وہ جو درست و نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے حقائق کی باریکیوں کے مطابق فیصلے کرنے والا ہے (یہ اس اللہ کا ارشاد ہے کہ )!

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٢﴾

2-اس کتاب کا یعنی قرآن کا نازل کیا جانا اللہ کی جانب سے ہے جو لامحدود قوتوں والا اور لامحدود علم والا ہے۔

غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿٣﴾

3-(اور) جو پیچھے لگی ہوئی مصیبتوں، تہمتوں، جرائم و گناہوں سے محفوظ رہنے کے لئے (اس کی مدد و رہنمائی مانگے تو وہ اسے اُن سے ) محفوظ کر لینے والا ہے۔ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے یعنی جو غلط راستہ چھوڑ کر واپس صحیح راستہ پر آنا چاہے، وہ اسے اس کا موقع فراہم کرنے والا ہے۔ اور (جو اس ضابطۂ حیات سے سرکشی و بغاوت کرے تو) وہ اس کی سخت گرفت کرنے والا ہے۔ اور (جو اس ضابطۂ حیات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی جدوجہد کرے) وہ اسے خوشحالیاں اور فراخیاں عطا کرنے والا ہے۔ (اور حقیقت یہ ہے کہ) اس کے سوا کسی کی، کسی بھی طرح غلامی و پرستش نہیں کی جانی چاہئے۔ (اور کیونکہ اسی ضابطۂ احکام و قوانین کے پیمانے کے مطابق اعمال کی باز پرس ہوگی، 1/3 اس لئے یاد رکھو! کہ سب کے سب) اسی کی طرف لوٹ کر چلے جا رہے ہیں (جہاں آخر کار جواب دینا پڑے گا)۔

مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿٤﴾

4-اللہ کی آیات کے بارے میں وہی لوگ جھگڑے بکھیڑے نکالتے ہیں، جنہوں نے طے کر لیا ہوتا ہے کہ وہ ان کی صداقتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کئے رکھیں گے۔ (ان لوگوں کو) شہروں اور بستیوں میں (جو آسائشیں و اختیارات

حاصل ہیں، ان کی وجہ سے وہ بڑے تکبر اور آرام سے) چل پھر رہے ہیں۔ لیکن یہ بات تمہیں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ کر دے۔ (ان کا انجام تباہی و بربادی ہوگا۔ اس کا ثبوت گزری ہوئی ایسی کئی قوموں کی تباہیوں سے مل سکتا ہے، 30/9)۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝

5- (مثلاً) ان سے پہلے، قومِ نوح نے اور اس کے بعد اور مختلف گروہوں نے (ان احکام وقوانین) کو جھٹلایا۔ یہاں تک کہ ہر امت نے ارادہ بھی کر لیا کہ ان رسولوں پر (جو اللہ کے پیغامات ان تک پہنچاتے تھے) ہاتھ ڈال دیں۔ (وہ اس مقصد کے لئے) جھوٹے جھگڑے پیدا کرتے تا کہ اس کے ذریعے سچائیوں کو نیچا دکھا دیں۔ لیکن (آخر کار کیا ہوا) میں نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا۔ لہٰذا (دنیا نے دیکھ لیا کہ) میرا عذاب کیسا ہوتا ہے (اور وہ غلط راہ پر چلنے والوں کا کیسا انجام کرتا ہے)۔

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم — وقف لازم

6- اور اسی طرح تمہارے رب کی وہ بات ان لوگوں پر ایک ثابت شدہ حقیقت بن کر سامنے آ گئی جو کفر کیا کرتے تھے کہ وہ آگ میں یعنی دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ شامل کر لیے جائیں گے۔

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝

7- (ان کے برعکس، اہلِ ایمان کے لئے یوں ہے کہ) وہ (فرشتے) جو کائنات کو سہارا دینے والی قوت (یعنی عرش کی ذمہ داری) اٹھائے ہوئے ہیں اور اس کے ماحول کو قائم رکھنے کے لئے پوری مستعدی سے سرگرمِ عمل رہتے ہوئے اپنے رب کی تحسین و آفرین کرتے جا رہے ہیں، کیونکہ انہوں نے تسلیم کر رکھا ہے (کہ اس نظامِ کائنات، نظامِ مخلوقات اور نظامِ زندگی کی صداقتیں صرف اللہ ہی کی تخلیق کردہ ہیں) اور وہ ان لوگوں کے لئے جو ان صداقتوں کو تسلیم کرنے والے ہیں تباہ کن خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے حفاظت طلب کرتے رہتے ہیں (اور اپنے رب سے دعائیں مانگتے رہتے ہیں کہ جس طرح) اے ہمارے رب! تیری رحمت اور علم نے ہر شے کو گھیرے میں لے رکھا ہے یعنی جس طرح تُو ہر شے کی بتدریج نشو ونما کرتے ہوئے اسے اس کے کمال کی طرف لئے جا رہا ہے کیونکہ تُو ان کے بارے میں مکمل علم رکھنے والا ہے اسی طرح ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کر لی یعنی جو غلط راستہ چھوڑ کر واپس تیرے بتائے ہوئے درست راستوں پر آ گئے اور وہ تیرے راستے کی پیروی (پر ڈٹ گئے) تو تُو انہیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۙ﴿۸﴾

8-(اور)اے ہمارے رب! انہیں ایسی جنتوں میں داخل کردے جو ہمیشہ رہنے والی ہیں اور جن کا تُو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہےاوران کے آباءواجداد سےاوران کے ساتھی جوڑوں سے(یعنی بیوی،شوہر) سے اوران کی اولاد سے جو درست راستے پر رہ کر سنور نے سنوارنے والے رہے ہوں (انہیں بھی ان کے ساتھ انہی جنتوں میں داخل کردینا کیونکہ) اس میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں کہ تُو ہی غالب قوتوں والا ہے اور درست و نادرست کی اٹل حدیں مقرر کرکے حقائق کی باریکیوں کے مطابق فیصلے کرنے والا ہے۔

وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۠﴿۹﴾

9-اور(اے ہمارے رب! تُو) انہیں ان کی برائیوں (کی سزا) سے بچالینا کیونکہ جسے تو نے اس دن برائیوں (کی سزا) سے بچالیا تو اس میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں کہ وہ تیری رحمت کی وجہ سے ہے یعنی وہ برائیوں کی سزا سے اس لئے بچ گیا کہ تُو اس کی بتدریج مدد و رہنمائی کرتا رہا اور وہ برائیوں سے محفوظ رہ گیا اور یہی وہ کامیابی ہے جو عظمتوں سے بھری ہوئی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِیْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰﴾

10-بلاشبہ جنہوں نے کفر کیا یعنی وہ لوگ جو نازل کردہ احکام وقوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے رہے، انہیں پکار کر کہا جائے گا! کہ اللہ تم سے اس قدر بیزار ہے کہ وہ جو تم اپنے آپ سے بیزار ہو، وہ اس سے کہیں زیادہ (بیزار) ہے۔ کیونکہ اس وقت تمہیں ایسی زندگی بسر کرنے کی طرف دعوت دی جاتی تھی جو اللہ کے احکام وقوانین کے مطابق تھی، مگر تم تھے کہ ان کی صداقتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے رہتے تھے۔

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۱۱﴾

11-وہ کہیں گے! کہ اے ہمارے رب! تُو نے ہمیں دو دفعہ موت اور دو دفعہ زندگی دی (یعنی جب ہم تخلیق کیے گئے تو ابتداء میں ہم بے جان تھے اور تُو نے ہمیں زندگی بخشی اور پھر تم نے ہمیں موت دی اور پھر دوبارہ زندہ کردیا، 2/28۔ لیکن یہ جہنم کی زندگی ایسی ہے جو موت سے بھی بدتر ہے، جس میں نہ مرا جاسکتا ہے نہ جیا جاسکتا ہے، 87/13)۔ لہٰذا، ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں مگر کیا (اس عذاب) سے نکلنے کی کوئی راہ بھی ہے (تاکہ ہم بھی حقیقی زندگی کی لذتوں کو محسوس کرسکیں)۔

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾

12-(ان سے کہا جائے گا کہ) یہ تم پر (عذاب) اس لئے ہے کہ جب تمہیں ایک اللہ (کے احکام وقوانین کی اطاعت کی طرف) دعوت دی جاتی تھی تو تم انہیں تسلیم کرنے سے انکار کر دیتے تھے۔ اور جب اس کے ساتھ اوروں کو شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے۔ لہٰذا، (تم نے دیکھا لیا کہ) تمام فیصلے اس اللہ کے (قوانین کے مطابق) ہوتے ہیں جو لامحدود بڑائی کا مالک ہے اور سب سے ارفع واعلیٰ ہے (اور اس کے اقتدار و اختیارات میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا)۔

هُوَ الَّذِیْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾

13-(اے رسولؐ! تم جن سے مخاطب ہو ان کے سامنے یہ حقائق بیان کرو کہ) یہ وہ اللہ ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور (مثال کے طور پر) آسمانوں سے تمہارے لئے رزق نازل کرتا ہے (یعنی بارش، روشنی اور دیگر ایسی تعمیری قوتیں جو انسانی زندگی کے لئے نشو ونما کا سامان پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں اور اگر تم اسی پر غور کرو تو لامحدود حقیقتیں تمہارے سامنے آجائیں گی) مگر اس آگاہی کو صرف وہی تسلیم کرتا ہے جو اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

14-بہر حال (زندگی کا درست راستہ یہی ہے) کہ تم نے جو اللہ سے دعائیں مانگنی ہیں تو وہ ہر کھوٹ اور میل سے الگ شفاف وخالص اللہ کے نظامِ زندگی کو اختیار کرنے کے لئے ہوں چاہے اس کے احکام وقوانین سے انکار کرنے والے بُرا ہی کیوں نہ مانتے رہیں۔

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰی مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾

15-(زندگی کا یہ راستہ یعنی یہ نظامِ زندگی جو یہ دین ہے تو یہ اس اللہ کا نازل کردہ ہے جو) درجات بلند کرنے والا ہے اور عرش کا مالک ہے یعنی جس قوت نے ساری کائنات کو سہارا دے رکھا ہے وہ اس کا مالک ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس پر مناسب سمجھتا ہے اپنے حکم سے روح القاء کر دیتا ہے (یعنی اُس پر روح آمنے سامنے کر دیتا ہے یعنی اللہ نے جو اپنی روح سے پھونکا ہوا ہے 32/9، تو اُس بندے پر وہ آگاہی ظاہر ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ باحوصلہ وبے خوف ہو جاتا ہے) تاکہ وہ لوگوں کو آگاہ کر دے کہ ایسا دن ظاہر ہو کر رہے گا جب اُنہیں غلط وبُرے کاموں کے تباہ کن نتائج کا آمنا سامنا کرنا پڑے گا۔

(نوٹ: اِس آیت 40/15 میں جس طرح کے بندوں پر اُن کی روح ظاہر ہوتی ہے اُن میں مثال کے طور پر اِسی سورۃ کی آیات 44-40/28 میں ایسے مردِ مومن کو ذکر کیا گیا محسوس ہوتا ہے)۔

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ⑯

16- یہ وہ دن ہوگا جب سب کچھ ظاہر ہوکر رہ جائے گا اور اللہ سے ان کی کوئی شے بھی چھپی ہوئی نہیں ہوگی۔ (اس دن پکارکر پوچھا جائے گا) کہ آج سارا اقتدار واختیار کس کا ہے؟ (تب سارا جہاں پکار اٹھے گا کہ) صرف ایک اللہ کا جو زبردست ہے (اور شرک کرنے والے شرمندگی سے کہیں گے کہ یہ ہماری جہالت تھی جو ہم اللہ کے ساتھ اوروں کو بھی صاحبِ اقتدار مانا کرتے تھے)۔

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ⑰

17- یہ وہ دن ہوگا جب ہر شخص کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا۔ اور اس دن کسی کے ساتھ کوئی زیادتی و بےانصافی نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس میں کوئی شک وشبہ ہی نہ رکھو کہ اللہ ہر ایک کے عمل کا بڑی تیزی سے حساب کر دیتا ہے (یعنی انسان کے ہر عمل کا نتیجہ اس کے اندر ہی ہوتا ہے اس لئے اس کے حساب میں تاخیر نہیں ہوتی)۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَـنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ڛ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ⑱

18- اور (اے رسولؐ) تم ان لوگوں کو بُرے اعمال کے خوفناک نتائج سے آگاہ کردو جن کا انہیں قریب آنے والی آفت کے دن سامنا کرنا پڑے گا۔ اس دن (نتائج کو اپنے سامنے دیکھ کر ان کی حالت یہ ہو جائے گی کہ) غم سے کلیجے منہ کو آ رہے ہوں گے (یعنی خوف وغم کی انتہا ہوگی) اور جن لوگوں نے دوسروں کے حقوق کم کئے ہوں گے یا ان سے انکار کر کے زیادتی وبےانصافی کی ہوگی تو ان کا کوئی دوست وغمخوار نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کے ساتھ کوئی ایسا کھڑا ہونے والا ہوگا جس کی بات مانی جائے گی۔

يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ⑲

19- (اس وقت تمام اعمال کے نتائج سامنے آجائیں گے کیونکہ اللہ تو وہ ہے جو) خیانت کرنے والی نگاہوں تک کو جانتا ہے اور صدور یعنی احساسات وجذبات جو کچھ چھپاتے ہیں (وہ ان رازوں سے بھی واقف ہے)۔

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ⑳ ع 2 11 7

20- اور اللہ (ہر معاملہ کا) فیصلہ ٹھیک ٹھیک سچائی کے مطابق کرتا ہے۔ اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جن ہستیوں کو پکارتے ہیں، ان میں تو کسی بات کا فیصلہ کرنے کی (قوت) ہی نہیں۔ اور اللہ تو وہ ہے جو سب کچھ سننے والا اور ہر بات کا دیکھنے والا ہے۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً

وَّاٰثَارًا فِی الۡاَرۡضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾

21-اور(اللہ کے یہ فیصلے کس طرح ٹھیک ٹھیک طور پر ہوتے ہیں اس کی گواہی گزری ہوئی قوموں کے اعمال کے نتائج سے مل سکتی ہے چنانچہ کیا) یہ لوگ زمین میں یعنی دنیا میں چلے پھرے نہیں ہیں تا کہ انہیں نظر آ جاتا کہ ان لوگوں کا کیسا انجام ہوا جوان سے پہلے ہوگزرے ہیں۔ حالانکہ وہ قوت میں بھی ان سے بڑھ چڑھ کر تھے اور زمین میں جوان کے آثار ہیں (وہ اس شان وشوکت کی گواہی دیتے ہیں جوان قوموں کو میسر تھی) لیکن انہیں اللہ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے اپنی گرفت میں لے لیا۔ اور پھران کے لئے کوئی ایسا نہ ہوا جو انہیں اللہ کی گرفت سے بچا لیتا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانَتۡ تَّاۡتِيۡهِمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوۡا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِىٌّ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۲۲﴾

22-یہ اس لئے ہوا کہ ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے تھے، لیکن انہوں نے ان کو ماننے سے انکار کر دیا اس پر اللہ نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا۔ لہٰذا، اس میں کوئی شک وشبہ ہی نہ رکھو کہ اللہ لامحدود قوتوں والا اور بڑی شدید گرفت کرنے والا ہے۔

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۙ﴿۲۳﴾

23-اور(ان گزری ہوئی قوموں کے بارے میں) تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے موسیٰؑ کو اپنے احکام وقوانین اور واضح دلیل کے ساتھ (فرعون اور اس کے مذہبی پیشواؤں کے سامنے) بھیجا۔

اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوۡنَ فَقَالُوۡا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾

24-(یعنی) وہ فرعون، اور ہامان اور قارون کی طرف (اللہ کے احکام لے کر آیا) مگر انہوں نے کہا! (موسیٰؑ تُو) جادوگر ہے اور جھوٹا ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِالۡحَـقِّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوا اقۡتُلُوۡۤا اَبۡنَآءَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ وَاسۡتَحۡيُوۡا نِسَآءَهُمۡ ؕ وَمَا كَيۡدُ الۡكٰفِرِيۡنَ اِلَّا فِىۡ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾

25-پھر جب (موسیٰؑ) ان کے پاس ہماری طرف سے (نازل کردہ) صداقتوں کو لے کر آیا (توان کے پاس موسیٰؑ کی باتوں کا کوئی معقول جواب نہیں تھا اس لئے وہ ایسے حربوں پر اُتر آئے جو طاقت میں بدمست لوگوں کا طریقہ ہوتا ہے یعنی) انہوں نے فیصلہ کیا کہ جو لوگ (موسیٰؑ کے اللہ پر) ایمان لا کر اس کے ساتھ شامل ہوتے ہیں تو ان سب کے لڑکوں کو قتل کر دو اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دو۔ اور جو کافر ہوتے ہیں تو ان کے حربے سوائے گمراہی کے کچھ نہیں ہوتے (کیونکہ آخر کار وہ اپنے حربوں سے ہی تباہی کی زد میں آ جاتے ہیں)۔

وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ ذَرُوۡنِیۡۤ اَقۡتُلۡ مُوۡسٰی وَلۡیَدۡعُ رَبَّہٗ ۚ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یُّبَدِّلَ دِیۡنَکُمۡ اَوۡ اَنۡ یُّظۡہِرَ فِی الۡاَرۡضِ الۡفَسَادَ ﴿۲۶﴾

26-اور (فرعون نے جب اپنے تمام حربے آزما لئے تو آخر کار اس نے اپنے درباریوں سے) کہا! کہ تم مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں۔ پھر یہ اپنے رب کو پکار کر (دیکھ لے کہ وہ کس طرح بچا سکتا ہے) کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ میں جس بات سے ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ موسیٰ تمہارا نظامِ زندگی بدل دے گا (اور اس کی جگہ اپنے اللہ کا نظام زندگی لاگو کر دے گا۔) یا (اگر وہ ایسا نہ کر سکا) تو سارے ملک میں امن واطمینان کو تہس نہس کر دے گا۔

وَقَالَ مُوۡسٰۤی اِنِّیۡ عُذۡتُ بِرَبِّیۡ وَرَبِّکُمۡ مِّنۡ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ لَّا یُؤۡمِنُ بِیَوۡمِ الۡحِسَابِ ﴿۲۷﴾

27-اور موسیٰ نے جواب دیا! کہ میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں ہر اس شخص سے جو بڑائی کا دعویٰ کرنے والا ہے اور یومِ حساب کو تسلیم کرنے سے انکار کرنے والا ہے۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤۡمِنٌ ٭ۖ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ یَکۡتُمُ اِیۡمَانَہٗۤ اَتَقۡتُلُوۡنَ رَجُلًا اَنۡ یَّقُوۡلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدۡ جَآءَکُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ مِنۡ رَّبِّکُمۡ ؕ وَاِنۡ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیۡہِ کَذِبُہٗ ۚ وَاِنۡ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبۡکُمۡ بَعۡضُ الَّذِیۡ یَعِدُکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ مَنۡ ہُوَ مُسۡرِفٌ کَذَّابٌ ﴿۲۸﴾

28-اور (جب معاملہ یہاں تک پہنچ گیا تو) قومِ فرعون کا ایک مردِ مومن جو (اس وقت تک) اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا، بول اٹھا کہ کیا تم ایک شخص کو (صرف اس بناء پر) قتل کر دو گے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور وہ اپنے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے۔ (وہ اپنے دعوے کو علم وبصیرت کی بنا پر پیش کرتا ہے اور عقل ودلائل سے منواتا ہے اور تم اس کے مقابلہ میں دھاندلی سے کام لے کر اسے مار ڈالنا چاہتے ہو۔ بات بالکل واضح ہے) کیونکہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اس کا جھوٹ پڑے گا لیکن اگر وہ سچا ہے (تو یاد رکھو کہ جن تباہیوں) کے بارے میں وہ تم سے وعدہ کر رہا ہے وہ کچھ نہ کچھ تم پر آ کر رہیں گی۔ (تم اللہ کے اس اصول کو یاد رکھو کہ) بلاشبہ اللہ ایسے شخص کو جو جھوٹے (دعوے کرے) اور اس کی طے شدہ حدوں کو توڑے تو اسے ہدایت نہیں دیتا۔

یٰقَوۡمِ لَکُمُ الۡمُلۡکُ الۡیَوۡمَ ظٰہِرِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۫ فَمَنۡ یَّنۡصُرُنَا مِنۡۢ بَاۡسِ اللّٰہِ اِنۡ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرۡعَوۡنُ مَاۤ اُرِیۡکُمۡ اِلَّا مَاۤ اَرٰی وَمَاۤ اَہۡدِیۡکُمۡ اِلَّا سَبِیۡلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾

29-(اس نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ) اے میری قوم کے لوگو! (بے شک) آج اس سرزمین پر تمہاری بادشاہت ہے اور ہر طرف تمہارا غلبہ ہے۔ لیکن (یہ بتاؤ کہ) اگر ہم پر اللہ کا عذاب آ گیا تو اس سے بچانے کے لئے

ہماری کون مدد کرے گا؟ فرعون نے (بات کاٹتے ہوئے) کہا! میں نے جس بات کو (صحیح) سمجھا اسے تمہارے سامنے پیش کر دیا۔ (میرے نزدیک تو وہی طریقِ کار یعنی موسیٰؑ کو قتل کر دینا ہمارے لئے بہتر ہے۔ یاد رکھو) میں تمہیں وہی راہ بتایا کرتا ہوں جو تمہارے بھلے کی ہوتی ہے۔

وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾

30- مگر اس (مردِ مومن نے) جو ایمان لے آیا ہوا تھا (فرعون کی بات کو ان سنی کر دیا اور اپنا سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے) کہا! کہ اے میری قوم کے لوگو! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تمہارے ساتھ بھی وہی کچھ نہ ہو جو پہلی قوموں کے ساتھ ہو چکا ہے۔

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾

31- (یعنی تمہاری حالت بھی وہی نہ ہو جائے) جیسے قومِ نوح اور عاد اور ثمود کی یا جو قومیں ان کے بعد آئی تھیں، ان کے ساتھ ہوا۔ (ان کی تباہی ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوئی تھی، 30/9 کیونکہ) اللہ نہیں چاہتا کہ اس کے بندوں پر زیادتی و بے انصافی ہو۔

وَیٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ یَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾

32- اور (اس نے کہا) اے میری قوم کے لوگو! میں ڈرتا ہوں کہ تم پر ایسا دن نہ آ جائے (جب اللہ کا عذاب تمہیں گھیر لے) اور تم چیخ و پکار کرتے پھرو۔

یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

33- (اور) اس دن تم (اس تباہی سے بچنے کے لئے) پشت پھیر کر بھاگ نکلو (اور وہ تباہی اس پر بھی تمہارا پیچھا نہ چھوڑے) اور تمہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہو۔ (تب تمہیں احساس ہو کہ جو لوگ مسلسل اللہ کی نافرمانیاں کرتے رہتے ہیں اس کے بعد) جس کو اللہ گمراہ کر دیتا ہے تو پھر کوئی اس کی رہنمائی کرنے والا نہیں ہوتا (کیونکہ اللہ انہیں گمراہ کرتا ہے جو فاسق ہوتے ہیں یعنی جو اس کی نشو ونما دینے والی حفاظتوں سے نکل جاتے ہیں، 2/26)۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ یُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰٓی اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿۳۴﴾

34- اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں (ولقد) کہ اس سے پہلے یوسف تمہارے پاس واضح دلائل لے کر آیا تھا۔ لیکن تم ہمیشہ ان کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا رہے جس کے ساتھ وہ تمہارے پاس آیا تھا۔ حتیٰ کہ جب وہ فوت ہو گیا

(توتم خوش ہوگئے کہ چلو! یہ قصہ ختم ہوا) اب اس کے بعد اللہ کسی رسول کو ہماری طرف نہیں بھیجے گا (اور کوئی ہمیں روکنے ٹوکنے والا نہیں ہوگا۔ یاد رکھو) جو لوگ حدود شکنی کرتے ہیں اور (اللہ کے احکام وقوانین کے بارے میں) شکوک وشبہات میں پڑے رہتے ہیں تو پھر اللہ انہیں اسی طرح گمراہ ٹھہرا دیتا ہے۔

الَّذِيۡنَ يُجَادِلُوۡنَ فِىۡۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ سُلۡطٰنٍ اَتٰٮهُمۡ‌ؕ كَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ وَعِنۡدَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا‌ؕ كَذٰلِكَ يَطۡبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلۡبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾

35- جو لوگ اللہ کی ان آیات کے بارے میں جو ان کے پاس آئیں بغیر کسی دلیل کے جھگڑا کرتے رہتے ہیں (تو ان کی یہ روش) اللہ کے نزدیک اور اہلِ ایمان کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے۔ (یہ روش وہ ہے) جس کی وجہ سے اللہ ہر متکبر اور سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے (یعنی یہ وہ راستہ ہے جس پر چلنے والوں کے تکبر اور سرکشی کی وجہ سے ان کی دانش اور احساسات مُردہ ہونے لگتے ہیں، تو اللہ انہیں ایسا ہی ہونے دیتا ہے اور ان کی وہ رہنمائی نہیں کرتا اور انہیں اسی طرف پھیرے رکھتا ہے جدھر کو وہ پھر گئے ہوں، 4/115)۔

وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ يٰهَامٰنُ ابۡنِ لِىۡ صَرۡحًا لَّعَلِّىۡۤ اَبۡلُغُ الۡاَسۡبَابَ ۙ‏ ﴿۳۶﴾

36- اور فرعون نے (اس مردِ مومن کی باتوں کا مذاق اڑاتے ہوئے) کہا! کہ اے ہامان! میرے لئے ایک بہت بلند عمارت بنواؤ تاکہ میں (اس پر چڑھ کر) راستوں تک جا پہنچوں،

اَسۡبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوۡسٰى وَاِنِّىۡ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا‌ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرۡعَوۡنَ سُوۡۤءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيۡلِ‌ؕ وَمَا كَيۡدُ فِرۡعَوۡنَ اِلَّا فِىۡ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾

ع 4 10 9

37- (یعنی) آسمانوں کے ان راستوں پر (جا پہنچوں، جو موسیٰ کے اللہ کی طرف جاتے ہیں) اور پھر میں موسیٰ کے اللہ کو (وہاں سے) جھانک سکوں۔ اور بلاشبہ میں موسیٰ کو بالکل جھوٹا خیال کرتا ہوں (یہ تھی اس کی وہ ذہنیت) جس کی وجہ سے فرعون کو اس کے بُرے اعمال خوش نما کر کے دکھائے گئے اور یوں وہ صحیح راستے کی جانب آنے سے روک دیا گیا۔ کیونکہ فرعون کی چال صرف تباہی میں تھی (یعنی اگرچہ فرعون نے موسیٰ کے خلاف کئی حربے استعمال کئے لیکن ان کا نتیجہ سوائے اس کی اپنی تباہی وبربادی کے کچھ نہ نکلا)۔

وَقَالَ الَّذِىۡۤ اٰمَنَ يٰقَوۡمِ اتَّبِعُوۡنِ اَهۡدِكُمۡ سَبِيۡلَ الرَّشَادِ‌ۚ‏ ﴿۳۸﴾

38- اور اس (مردِ مومن) نے (پھر فرعون کی بات پر کوئی توجہ نہ دی اور) قوم کے لوگوں سے کہا! (کہ بھائیو! تم فرعون کی

باتوں پر نہ جاؤ)۔ جو کچھ میں تمہیں کہتا ہوں! تم اس کے مطابق عمل کرو۔ میں تمہیں بھلائی کا راستہ دکھاتا ہوں (جو تمہیں منزل تک لے جائے گا اور تمہیں تباہیوں سے محفوظ کرلے گا)۔

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾

39-(اور) اے میری قوم کے لوگو! (یاد رکھو کہ) یہ دنیا کی زندگی (کچھ دیر کے لئے) صرف جینے کا سامان ہے جس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جو آخرت ہے وہ ایک پائیدار قیام گاہ ہے۔

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

40-(اور یہ بھی یاد رکھو! کہ اللہ کے فیصلے جس قانون کے تحت ہوتے ہیں اس میں کسی قسم کی غلطی نہیں ہو سکتی اور وہ قانون یہ ہے کہ) جو شخص برُے کام کرتا ہے تو اُسے اُس کے مطابق بدلہ ملتا ہے اور جس نے سنوارنے والے کام کئے، وہ چاہے مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو یعنی اس نے نازل کردہ سچائیوں واحکام وقوانین کو بھی تسلیم کر رکھا ہو تو یہی وہ لوگ ہوں گے جنہیں جنت میں داخل کر دیا جائے گا، جہاں انہیں رزق کی بے حساب فراوانیاں میسر آئیں گی۔

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ ط

النصف

41-اور (اس مردِ مومن نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا، کہ) اے میری قوم کے لوگو! (میرا اور تمہارا معاملہ بھی عجیب ہے۔ کیا یہ سوچا تم نے کہ آخر) مجھے کیا ہوا ہے کہ میں تمہیں (ایسے راستے) کی طرف دعوت دیتا ہوں (جو تمہیں ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے) محفوظ رکھے گا۔ لیکن تم مجھے (جہنم) کی آگ کی طرف دعوت دیتے ہو۔

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾

42-تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں اللہ کے احکام وقوانین کی صداقتوں کا منکر ہو جاؤں اور اس کے ساتھ ان ہستیوں کو بھی صاحبِ اقتدار تسلیم کروں جس کے ثبوت میں میرے پاس کوئی دلیل ہی نہیں۔ لیکن (اس کے برعکس) میں تمہیں اس اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں جو ہر قسم کے غلبہ اور قوت کا مالک ہے۔ اور جو اس کی راہ پر چلتا ہے وہ اسے راستے کے ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رکھتا ہے (الغفار)۔

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾

43-(اور) اس میں بھی قطعاً کوئی شک نہیں کہ تم مجھے جس بات کی طرف دعوت دیتے ہو، وہ نہ اس دنیاوی (زندگی میں

امن وسکون ) کی دعوت ہے اور نہ ہی آخرت میں ( خوشگواریوں کی دعوت ہے ) ۔ اور یہ بھی ہے کہ ہم واپس تو اللہ ہی کی طرف جارہے ہیں ۔ چنانچہ جو اللہ کی طے شدہ حدوں سے بڑھ جانے والے ہیں ( وہ یقین کرلیں ) کہ انہیں دوزخ میں جانے والوں میں شامل کرلیا جائے گا ۔

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۴۴

44- بہرحال ( میں نے جو کچھ تم سے کہنا تھا ، کہہ چکا ۔ اور اگرچہ تم میری باتوں پر سنجیدگی سے غور نہیں کرتے ۔ لیکن ) وہ وقت جلد آئے گا کہ تم ان باتوں کو یاد کرو گے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں ۔ اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں ۔ کیونکہ اس میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں کہ اللہ اپنے بندوں ( کے تمام معاملات کو ) دیکھنے والا ہے ۔

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝۴۵ۚ

45- ( فرعون اور اُس کے ساتھی اُس مردِ مومن کی حق گوئی کو برداشت نہ کرسکے اور اُسے تکالیف میں مبتلا کرنے کا فیصلہ کرلیا ) لیکن اللہ نے اسے ان کی برائیوں سے بچالیا جو وہ ( اس کے خلاف ) اپنے داؤ پیچ سے کرتے تھے ۔ اور فرعون اور اس کے ساتھیوں کو ایک بہت بڑے عذاب نے گھیرلیا ۔

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۟ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝۴۶

46- یہ لوگ آتشِ دوزخ کے سامنے صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت بپا ہوگی ( تو حکم ہوگا کہ ) فرعون اور اس کے ساتھیوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کردو ۔

وَاِذْ يَتَحَاجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۝۴۷

47- اور جب وہ لوگ اس ( دوزخ ) کی آگ میں آپس میں جھگڑیں گے تو کمزور لوگ ان لوگوں کو جو بڑا بن بن کر ( بڑائی کا دعویٰ کرتے تھے ، کہیں گے کہ ) ہم تو تمہارے پیروکار تھے تو کیا تم آتشِ دوزخ کا کچھ حصہ ہی ہم سے دُور کرسکتے ہو ؟

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝۴۸

48- ( لیکن ) تکبر کرنے والے یعنی اپنی بڑائی کا دعویٰ کرنے والے ( ان پیروکاروں سے ) کہیں گے ! کہ بلاشبہ ہم سب یہاں اسی ( دوزخ ) میں ہیں ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرچکا ہے ۔ ( یہاں پر کسی کو اختیار نہیں کہ کسی کی سزا کا کچھ حصہ اس سے دُور کرسکے ) ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾

49-اور آگ میں پڑے ہوئے لوگ جہنم کے محافظوں سے کہیں گے! کہ اپنے رب سے درخواست کرو کہ وہ ایک دن تو اس عذاب میں ہم سے ذرا کمی کردے۔

ع 13/5 10

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ۧ

50-وہ ان سے کہیں گے! کہ کیا تمہارے پاس، تمہارے رسول، واضح دلائل لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہاں! (وہ واقعی ایسے ہی آئے تھے)۔تو وہ ان سے کہیں گے! کہ (جب تم نے جان بوجھ کر اللہ کے احکام وقوانین سے منہ پھیرے رکھا تو ہم تمہارے لئے اللہ سے ایسی درخواست کس طرح کریں)۔تم خود ہی اپنے لئے اللہ سے درخواست کرو۔(لیکن ظاہر ہے کہ) جن لوگوں نے اللہ کے احکام وقوانین سے انکار کرکے سرکشی اختیار کررکھی ہو تو ان کی درخواستیں رائیگاں چلی جائیں گی۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ۙ

51-(بہرحال اے رسولؐ! تم ان سے کہہ دو کہ) بلاشبہ ہماری مدد، ہمارے رسولوں کے (شاملِ حال ہوتی ہے) اور ان لوگوں کے (شاملِ حال) جو ہمارے احکام وقوانین کی صداقت کو تسلیم کرلیتے ہیں۔اور ہم ان کی اس دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس دن (یعنی قیامت کے دن بھی مدد کریں گے) جب گواہ کھڑے کیئے جائیں گے۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾

52-اس دن وہ لوگ جو دوسروں کے حقوق میں کمی کرتے تھے یا ان سے انکار کرکے زیادتی وبے انصافی کرنے کے مجرم تھے تو ان کی معذرت کسی کام نہ آسکے گی۔ان کے لئے لعنت ہے یعنی وہ اللہ کی محبت سے محروم کردیئے جائیں گے۔ان کا ٹھکانہ بہت ہی بُرا ہوگا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ۙ

53-(بہرحال، یہ تھی اہلِ فرعون کی داستان جن کی طرف موسیٰؑ کو بھیجا گیا تھا) اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے موسیٰؑ کو ضابطۂ ہدایت دیا تھا اور اس کتاب کا وارث ہم نے بنی اسرائیل کو بنایا تھا۔

هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾

54-(وہ ضابطہ ہدایت) عقل وبصیرت سے کام لینے والوں کے لئے صحیح رہنمائی اور سبق آموز آگاہی فراہم کرنے والا

تھا۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾

55-(موسیٰ نے اس کشمکش میں بڑی استقامت سے کام لیا تھا) لہٰذا (اے رسولؐ) تم بھی ڈٹے رہو۔اوراس میں کوئی شک وشبہ ہی نہ رکھنا کہ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہوتا ہے۔اور (تمہارے مخالفین) جو خطرات اور تہمتیں تمہارے پیچھے لگا رہے ہیں (ان کا ثابت قدمی سے مقابلہ کرنے کے لئے) اللہ سے سامانِ حفاظت طلب کرتے رہو۔اور (بتلائے گئے مقاصد حاصل کرنے کے لئے) اپنے رب کی تحسین وآفرین کرتے ہوئے صبح وشام مستعدی سے سرگرمِ عمل رہو۔

(نــوٹ: لِذَنۢبِکَ: کا مادہ (ذ ن ب) ہے۔جس کے معنی ''دم'' سے نکلے ہیں یعنی پیچھے پیچھے رہنا، ہر چیز کا پچھلا حصہ، پیچھے لگے رہنا، نتیجہ، انجام، گناہ، قصور، کوتاہی وغیرہ وغیرہ۔کیونکہ اس آیت میں بات رسول (محمدؐ) کے حوالے سے ہورہی ہے تو سیاق و سباق کے حوالے سے خطرات وتہمتیں ''پیچھے لگانا'' درست محسوس ہوتا ہے۔)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾

56-(اوراے رسولؐ) حقیقت یہ ہے کہ جولوگ اللہ کی آیات میں بغیر کسی سند کے جوان کے پاس آئی ہو، جھگڑے میں پڑے رہتے ہیں، تو ان کے سینوں میں یعنی ان کے احساسات میں سوائے اپنی بڑائی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔حالانکہ وہ (اس بڑائی) تک نہیں پہنچ سکتے۔لہٰذا (اے رسولؐ اپنے مخالفین کی چالوں کی پروامت کرو) اوراللہ کی پناہ طلب کرتے رہو۔بلاشبہ وہی سب کچھ سننے والا اورسب کچھ دیکھنے والا ہے۔

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

57-(اپنی بڑائی کا دعویٰ کرنے والے نہ کائنات پرغور کرتے ہیں اور نہ اپنے آپ پر۔ورنہ یہ کبھی بڑائی کا دعویٰ نہ کریں) کیونکہ آسمانوں اورزمین کا تخلیق کرنا بلاشبہ انسانوں کوتخلیق کرنے سے زیادہ بڑی بات ہے۔لیکن اکثر انسان اس کا علم نہیں رکھتے (یعنی اللہ کے لئے تو کچھ بھی تخلیق کرنا مشکل نہیں۔لیکن کائنات کوتخلیق کرنے والا کیا انسان کو دوبارہ نہیں اٹھا سکتا)۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

58-اور (یہ ایسے حقائق ہیں کہ جن پرغور کرنے والے اورغور نہ کرنے والے ایک جیسے نہیں ہوسکتے۔بالکل ایسے جیسے کہ) اندھا اور بینا برابرنہیں ہوسکتے اور (اسی طرح) وہ لوگ جو نازل کردہ صداقتوں کوتسلیم کرنے والے ہیں اورسنورنے

سنوارنے کے کام کرنے والے ہیں اور (دوسری طرف) بگاڑ و ناخوشگواریاں پیدا کرنے والے ہیں، برابر نہیں ہو سکتے۔ مگر تم میں بہت ہی کم ایسے ہیں جو (ان حقیقتوں سے) سبق آموز آ گاہی حاصل کرتے ہیں۔

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيۡبَ فِيۡهَا وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۹﴾

59-اس میں کوئی شک وشبہ ہی نہ رکھو کہ قیامت ضرور آئے گی (اور ان دونوں گروہوں کی حقیقت نمایاں ہو جائے گی)۔ لیکن انسانوں میں اکثر ایسے ہیں جو اس نازل کردہ سچائی کو تسلیم نہیں کرتے۔

ع 6 10 11

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادۡعُوۡنِىۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَـكُمۡ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِىۡ سَيَدۡخُلُوۡنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيۡنَ ﴿۶۰﴾

60-اور تمہارے رب نے یہ کہہ رکھا ہے! کہ تم مجھ سے دعائیں مانگا کرو میں انہیں قبول کروں گا۔ مگر بلاشبہ جو لوگ میری غلامی واطاعت سے سرکشی کرتے ہیں تو وہ وقت دُور نہیں جب وہ ذلیل ورُسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

اَللّٰهُ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الَّيۡلَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَالنَّهَارَ مُبۡصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۶۱﴾

61-(پھر ایک اور حقیقت پر غور کرو کہ) اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ تم اس میں سکون حاصل کر سکو (یعنی رات میں زندگی کی گہما گہمی مدھم پڑ جاتی ہے) اور دن کو دیکھنے کے لئے (روشن بنادیا یعنی دن کو ایسا بنادیا کہ زندگی کی گہما گہمی اور تگ وتاز زور پکڑ سکے۔) بلاشبہ اللہ نے انسان کے لئے فضیلتیں وفراوانیاں فراہم کی ہیں مگر اکثر انسان ایسے ہیں جو اللہ کی احسان مندی کے اظہار کی خاطر اپنی کوششوں کے بھرپور نتائج حاصل کرنے کے لئے بہت ہی کم اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہیں (لایشکرون)۔

ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ خَالِـقُ كُلِّ شَىۡءٍ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۶۲﴾

62-(لہٰذا، یاد رکھو) یہی اللہ تمہاری نشوونما کرنے والا ہے جس نے ہر چیز کو درست توازن وتناسب کے مطابق وجود پذیر کر رکھا ہے۔ (اسی لئے) اس کے سوا کوئی ایسا نہیں جو پرستش واطاعت کے قابل ہو۔ (لیکن کیا کبھی تم نے سوچا کہ اس اللہ کی طرف آنے کی بجائے) پھر تم کہاں الٹے بھٹکتے پھر رہے ہو۔

كَذٰلِكَ يُؤۡفَكُ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجۡحَدُوۡنَ ﴿۶۳﴾

63-(جس طرح تم اللہ کے احکام وقوانین کو چھوڑ کر، دوسری راہیں اختیار کر رہے ہو) اسی طرح (تم سے پہلے) ان لوگوں نے بھی کیا تھا جو اللہ کے ان احکام وقوانین کے خلاف جھگڑے بکھیڑے نکالتے تھے۔ (ان کا جو انجام ہوا، اس کا تمہیں علم ہی ہے۔ وہی انجام تمہارا ہوگا)۔

اَللّٰهُ الَّذِیۡ جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَكُمۡ وَرَزَقَكُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶۴﴾

64-(اوراس حقیقت پر بھی غور کرو کہ) یہ وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو ایسا بنا دیا کہ جس پر تم ٹھکانہ کر سکو (یعنی یہ زمین اچانک ایسی نہیں بن گئی کہ جس پر تم زندگی گزار رہے ہو بلکہ اسے کتنے مراحل سے گزارا گیا اور نشو ونما کے لئے تعمیری قوتوں کا کس قدر توازن قائم کیا گیا، تب جا کر یہ تمہارے لئے جائے قرار بنی ہے)۔اور بالائی فضا کو چھت (کی طرح بنا دیا تا کہ اس کے اوپر سے آنے والی کسی بھی تخریبی قوت کو یہ چھت روک لے اور زمین محفوظ رہے۔) اور تمہاری شکل وصورت بنائی۔ایسی شکل وصورت تمہاری بنائی جو توازن یافتہ ہے اور تمہیں زندگی کی نشو ونما کا سامان خوشگوار چیزوں میں سے دیا۔ یہ ہے وہ اللہ جو تمہاری نشو ونما کرنے والا ہے۔لہٰذا، اللہ ہی ثبات واستحکام عطا کرنے والا ہے اور وہی سارے عالمین کی نشو ونما کرنے والا ہے۔

هُوَ الۡحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادۡعُوۡهُ مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶۵﴾

65-یہ وہی ہے جو زندہ ہے یعنی اللہ زندہ رہنے کے لئے زندگی کا محتاج نہیں ہے۔اس کے سوا کوئی ایسا نہیں جو پرستش و اطاعت کے قابل ہو۔لہٰذا، تم میل اور کھوٹ کو الگ کر کے صاف وخالص طور پر اسی کے دین یعنی اسی کے نظامِ زندگی کے لئے دعوت دیا کرو (کیونکہ اسی کا نظامِ زندگی انسان کو عدل، فراوانیاں، آسانیاں، خوشگواریاں اور سرفرازیاں فراہم کرنے والا ہے اور کیونکہ دینِ اسلام کو اللہ نے پسند کیا ہے اور اِس کی تکمیل کر کے اللہ نے نعمت کے طور پر انسانیت کو دیا ہے، 3/19،9/33، 5/3)۔(لہٰذا) اللہ کی عظمتوں کے اعتراف میں اسی کی تحسین وستائش کیا کرو جو عالمین کی نشو ونما کرنے والا ہے (یعنی اللہ کی ہر شے اور ہر جہان علم دینے والا ہے اس لئے وہ عالمین ہیں)۔

قُلۡ اِنِّیۡ نُهِیۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الۡبَیِّنٰتُ مِنۡ رَّبِّیۡ ۫ وَاُمِرۡتُ اَنۡ اُسۡلِمَ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶۶﴾

66-(اے رسولؐ! ان سے) کہہ دو! کہ جب میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلائل آ چکے ہیں تو اس میں کوئی شبہ ہی نہیں کہ مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں اُن کی غلامی واطاعت اختیار کروں جن سے تم اللہ کو چھوڑ کر دعائیں مانگتے ہو۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اسی رب کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دوں جو سارے عالمین کی نشو ونما کر رہا ہے۔

هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخۡرِجُكُمۡ طِفۡلًا ثُمَّ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَشُدَّكُمۡ ثُمَّ لِتَكُوۡنُوۡا شُیُوۡخًا ۚ وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ یُّتَوَفّٰی مِنۡ قَبۡلُ وَلِتَبۡلُغُوۡۤا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّلَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾

67-(اوراس حقیقت پر بھی غور کرو کہ اس اللہ کے نظامِ زندگی کی زندہ شہادت تو خود تمہارا اپنا وجود ہے۔ چنانچہ) یہ ہے وہ اللہ جس نے تمہاری تخلیق مٹی سے کی۔ (پھر زندگی کو مختلف مراحل سے گزارتے ہوئے، اسے اس منزل تک لے آیا، جہاں پیدائش) نطفہ کے ذریعے سے ہوتی ہے پھر (اس نطفے کو ماں کے رحم میں) ایک جونک کی قسم کا لوتھڑا بنایا۔ پھر وہ تمہیں بچہ (کی شکل میں) نکالتا ہے۔ پھر تم اپنی جوانی کی عمر تک پہنچتے ہو۔ پھر تم بوڑھے ہو جاتے ہو۔ اور تم میں سے کوئی (بڑھاپے سے) پہلے ہی وفات پا جاتا ہے۔ اور (یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا ہے) تاکہ تم (اپنی اپنی) مقررہ معیاد تک پہنچ جاؤ اور تاکہ تم عقل استعمال کرو (اور سوچو کہ زندگی مل گئی ہے تو اسے گزارنا کیسے ہے)۔

هُوَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٦٨﴾

ع 7 8 12

68-یہ ہے وہ اللہ جو زندگی عطا کرتا ہے اور موت دیتا ہے۔ (اس کی قوتوں کا یہ عالم ہے) کہ پھر جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے، تو وہ صرف اتنا کہتا ہے کہ اس کے لئے، ہو جا تو پھر وہ ہو جاتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾

معانقۃ 13

69-(یہ ہے اللہ کا طریقہ و قانون جس کے اٹل اور یقینی ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں)۔ لیکن کیا تم نے ان لوگوں کی حالت پر غور نہیں کیا جو اللہ کے احکام و قوانین میں جھگڑے نکالتے رہتے ہیں۔ (ذرا ان سے پوچھو کہ یہ اللہ کے قوانین کا راستہ چھوڑ کر) کون سا راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۗ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾

70-یہ وہ لوگ ہیں جو اس ضابطۂ حیات (یعنی قرآن) کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس (آگاہی کو جھٹلاتے ہیں) جس کے ساتھ ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا تھا۔ (اگر ان کا رویہ یہی رہا تو) پھر وہ وقت زیادہ دُور نہیں ہے جب (اس کے نتائج کا) ان کو علم ہو جائے گا۔

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾

71-(نتیجہ یہ ہوگا کہ) اس وقت ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے (جہنم کی طرف) گھسیٹے جائیں گے۔

فِى الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِى النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾

72-(اس جہنم میں جہاں یہ) کھولتے ہوئے پانی میں (ڈالے جائیں گے اور) پھر وہ آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔

ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾

73- پھر ان سے پوچھا جائے گا! کہ کہاں ہیں وہ جنہیں تم اللہ کے اختیار و اقتدار میں شامل کئے رکھتے تھے۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾

74- (اور ان کی خاطر) تم اللہ کو چھوڑ دیا کرتے تھے۔ (اب بلاؤ ان کو اپنی مدد کے لئے) وہ کہیں گے! کہ وہ تو ہم سے ایسے گم ہوئے (کہ کہیں دکھائی نہیں دیتے)۔ بلکہ ہم تو اس سے پہلے کسی چیز کو نہ پکارتے تھے (یعنی ہم پر اب راز کھلا ہے کہ ہم جنہیں اپنا معبود سمجھ کر پکارا کرتے تھے، ان کی اصل و حقیقت ہی کچھ نہ تھی)۔ لہٰذا، جو لوگ نازل کردہ سچائیوں کو تسلیم کرنے سے انکار کیے رکھتے ہیں، تو انہیں اللہ اسی طرح اس غلط راہ پر چڑھائے رکھتا ہے (جس پر وہ چل رہے ہوتے ہیں، 4/115)۔

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾

75- (اور ان سے کہا جائے گا) کہ یہ تمہارا انجام اس لئے ہوا ہے کہ تم زمین میں بغیر حق کے تفریح مناتے رہتے تھے یعنی اللہ کی نازل کردہ سچائیوں پر عمل کئے بغیر یونہی خوشیاں مناتے پھرتے تھے اور یہ بدلہ ہے اس کا کہ تم اِتراتے (اکڑتے پھرتے تھے۔ اور اللہ کے سامنے عاجزی اختیار نہیں کرتے تھے)۔

اُدْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾

76- اب تم (سامنے کھلے ہوئے) دروازوں سے جہنم میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔ لہٰذا، تکبر کرنے والوں کا یہ کس قدر برُا ٹھکانہ ہے۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾

77- چنانچہ (اے رسولؐ! تم ان سے یہ سب کچھ واضح طور پر کہہ دو۔ اور اس کے بعد بتلائے گئے مقاصد حاصل کرنے کے لئے اپنی جدوجہد میں) تم ثابت قدمی سے ڈٹے رہو۔ بلاشبہ اللہ کے سب وعدے سچے ہیں (جو کچھ تم سے کہا جا رہا ہے، وہ اسی طرح ہو کر رہے گا)۔ یہ الگ بات ہے کہ ان میں سے بعض باتیں جن کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے (تمہاری زندگی) میں ہی سامنے آ جائیں یا تمہاری وفات کے بعد ظہور میں آئیں۔ بہر حال، وہ واپس ہماری طرف ہی چلتے آ رہے ہیں۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِىَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِىَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع 8 10 13

78-اور تحقیق کرنے والے یہ بھی جانتے ہیں کہ ہم نے تم سے پہلے بھی کئی رسول (مختلف اقوام کی طرف) بھیجے تھے۔ان میں سے بعض کے حالات ہم نے تم سے بیان کر دیئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جن کے حالات ہم نے آپ سے بیان نہیں کئے۔ان میں سے کسی رسول کو یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی آیت یعنی کوئی حکم و قانون لے آتا (یا اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نشانی یا کوئی تباہی لے آتا)۔چنانچہ جب اللہ کا حکم آ پہنچا تو سچائی کے مطابق ٹھیک ٹھیک فیصلے کر دیئے گئے۔اس وقت جو لوگ خسارے میں چلے گئے یہ وہ تھے جو اہلِ باطل تھے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿79﴾

79-(باقی رہا نہ ماننے والوں کا یہ تقاضا کہ اللہ کی کوئی نشانی ان کے سامنے ہونی چاہیئے، تو اللہ کی اَن گنت نشانیاں اُن کے سامنے ہیں، 40/81 مگر یہ غور نہیں کرتے۔کیا یہ دیکھتے نہیں ہیں کہ) اللہ وہ ہے جس نے تمہارے مویشی پیدا کئے۔ان میں سے بعض پر تم سواری کرتے ہو اور بعض کو تم اپنے کھانے کے لئے استعمال کرتے ہو۔

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿80﴾

80-اور ان میں تمہارے لئے (اور بھی) بہت سے فائدے ہیں جیسے کہ تم ان پر (سوار ہو کر مختلف منزلوں پر پہنچ کر) ان ضروریات کو حاصل کر سکو (جن کی آرزوئیں) تمہارے دلوں میں پید ہوتی ہیں۔اور تم ان پر (سامان وغیرہ لاد کر اپنی منزلِ مراد تک پہنچ سکو) اور (پھر اس پر بھی غور کرو کہ) تم کشتیوں پر بوجھ لادے (سفر کرتے ہو تو کیا یہ اللہ کی نشانیاں نہیں ہیں)۔

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿81﴾

81-اور یہ سب اللہ کی آیات ہیں جو وہ تمہیں دکھا رہا ہے۔آخر تم اس کی کن کن آیات سے یعنی کن کن نشانیوں سے انکار کرو گے۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿82﴾

82-(اور اگر یہ لوگ اس بات کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں کہ غلط اعمال کس طرح قوموں کو تباہ کیا کرتے ہیں تو یہ غور کریں اور) پھر کیا انہوں نے زمین میں سفر و سیاحت نہیں کی (اور اگر وہ دنیا میں گھوم پھر کر مشاہدہ کریں) تو انہیں ضرور ان قوموں کا انجام نظر آئے گا جو ان سے پہلے ہو گزری ہیں۔وہ (تعداد میں بھی) ان سے زیادہ تھے اور قوت میں بھی ان سے بڑھ چڑھ کر تھے۔اور (اب ان کے پیچھے ان کے) آثار زمین پر رہ گئے ہیں۔اور اپنے کسب و ہنر سے (وہ جو مال و

دولت ) کماتے تھے ( وہ سب کچھ انہیں، ان کے غلط اعمال کے تباہ کن نتائج سے بچانے میں ) کام نہ آ سکا۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۝۸۳

83- پھر جب ان کے پاس ان کے رسول، اللہ کے واضح احکام وقوانین لے کر آئے ( تو انہوں نے ان کو جھٹلا دیا اور ) اپنے اس علم وہنر پر نازاں رہے جو ان کے پاس تھا۔ ( اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس عذاب ) کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے، اسی نے آ کر انہیں گھیرے میں لے لیا۔

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ۝۸۴

84- پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو وہ پکار اٹھے کہ ہم اللہ واحد پر ایمان لاتے ہیں اور جن ہستیوں کو ہم اس کے ساتھ شریک سمجھتے تھے اب ہم ان سے انکار کرتے ہیں۔

ع 9 7 14

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ۝۸۵

85- لیکن اس ایمان نے انہیں کچھ فائدہ نہ دیا جسے وہ ہمارے عذاب کے سامنے دیکھ کر لائے تھے۔ یہ اللہ کا دستور ہے جو اس کے بندوں میں گزرتا چلا آ رہا ہے۔ ( بہر حال، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ) جو لوگ کافر ہیں یعنی جو لوگ اللہ کے احکام و قوانین کے مطابق چلنے سے انکار کرتے ہیں تو وہ اُس وقت نقصان میں رہیں گے ( جب ان کے نتائج سامنے آ جائیں گے )۔